750 ۔ یہ تو بعینہ سود ہے

سوال

ایک شخص نے کسی بنک سے بغیر فائدہ کے قرض حاصل کرنا چاہا کیونکہ فائدہ سود شمار ہوتا ہے، لیکن اس بنک کے ایک ذمہ دار نے اسے یہ کہا کہ: جب تم سود سے دور رہنا چاہتے ہو تو آپ کے لیے یہ ممکن ہے کہ ہم سے ایک ملین کی رقم لو اور اگر آپ کے پاس طاقت ہو تو دو ملین ہمیں دے دینا ایک ملین ہمارا حق اور باقی ایک ملین کی رقم ایک سال تک ہمارے ملین کے بدلے میں ایک برس تک ہمارے پاس رہے گا اور ایک برس بعد تم اپنا ملین واپس لے لینا، تو کیا یہ سود شمار ہو گا کہ نہیں ؟ ہمیں تفصیلات فراہم کریں اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ بالکل اور بعینہ سود ہے، کسی بھی حالت میں یہ جائز نہیں، کیونکہ قرض کی غرض اور مقصد مسلمان شخص کی مصلحت اور اسے آسانی فراہم کرنا ہے، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ:

" باشبہ صدقہ دو بار صدقہ کی جگہ ہے"

لہذا جب ایک برس کے لیے بنک آپ کو ایک ملین کی رقم دے تو ایک برس گزرنے کے بعد آپ قرض لیا ہوا ایک ملین واپس کریں اور اس قرض کے بدلے میں ایک ملین زیادہ دیں جو ان کے پاس ایک برس تک رہے، تو بالاتفاق مسلمانوں کے ہاں یہ حرام ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" ہر وہ قرض جو نفع لائے وہ سود ہے"

بغوی نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے.

تو بنک نے آپ کو ایک ملین اس شرط پر دیا ہے کہ آپ اس کے حق سے زیادہ ایک ملین کی رقم دیں تا کہ وہ اس سے خرید و فروخت کرسکے، اور اس سے حاصل ہونے والا نفع اس (بنک) کے لیے خاص ہو گا، تو اس شرط نے نفع کھینچا ہے، اور مسلمانوں کے اتفاق سے یہ شرط باطل ہے، لہذا میرے بھائی آپ صرف بنک کو ایک ملین کی ہی رقم ادا کریں جو آپ نے بطور قرض حاصل کی ہے، اور اسے ایک برس تک کے لیے ایک ملین کی زیادہ رقم بالکل نہ دیں، کیونکہ علماء کرام کے اتفاق سے ایسا کرنا جائز نہیں.

لہذا بنك كو صرف اس كى رقم ہى واپس كى جائيگى كيونكہ اللہ تعالى فرماتا ہے:

اے ايمان والو! اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرو اور اگر تم مومن ہو تو جو سود باقى بچ گيا ہے اسے چھوڑ دو، اگر تم ايسا نہيں كرو گے تو پھر اللہ تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم سے جنگ كے ليے تيار ہو جاؤ، اور اگر تم توبہ كر لو تو تمہارے ليے تمہارے اصل مال ہيں، نہ تو تم ظلم كرو اور نہ ہى تم پر ظلم كيا جائے گا البقرة (278 - 279) .